

آتی ہے جو تو ان میں خداوندی پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور اسی جذبے سے سرشار ہوتے ہوئے کائنات کو تسخیر کرنا چاہتے ہیں۔

### کیا چاند گرہن کا وقت ایک منحوس گھڑی ہے؟

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ چاند گرہن کا وقت ایک منحوس گھڑی ہے اور یہ انسانوں پر ایک کھنسن وقت ہوتا ہے لہذا اس وقت کسی قسم کی خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے اور کھانے پینے سے گریز کرنا چاہیے۔ البتہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے اور نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا یہ باتیں درست ہیں یا غلط۔ اگر نہیں تو اس وقت کو گزارنے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ (انجیئر شہزاد ندیم۔ دہلی)

میرے محترم! گرہن یا گھن سورج کا ہو یا چاند کا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خلقت و قدرت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ نظام مسمیٰ کا مطالعہ جہاں ہمیں اس امر سے روشناس کراتا ہے کہ سورج یا چاند گرہن کیوں اور کیسے ہوتا ہے؟ وہیں ہمیں اس حقیقت سے بھی متعارف کراتا ہے کہ سورج اور چاند ہر دو دراصل، قانون فطرت کے قاعدوں اور ضابطوں میں کچھ اس طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ اس سے سربمخلاف نہیں کر سکتے اور یوں گرہن ایک بڑی نشانی بن جاتا ہے آفتاب و مانتاب کے مجبور و مقبور ہونے کی، پھر یہ امر آپ سے آپ واضح ہو جاتا ہے کہ جو مجبور شخص ہو۔ وہ یقیناً خالق نہیں ہو سکتا چنانچہ یہ گرہن ان ہر دو کے مخلوق ہونے کی زبردست دلیل ہے پس ظاہر ہے کہ جو حقوق ہو وہ ہرگز لائق پرستش نہیں۔ انہیں (یعنی گرہن میں) زبردست رتبہ انکا کہ جو شمس و قمر کی پوجا کرتے ہیں اور وہ گرہن کی یہ حکمت سمجھنے سے قاصر ہیں کہ سورج اور چاند، بوقت گرہن بزبان حال پکار پکار کر عالم کائنات کو متنبہ کرتے ہیں کہ "اے ہماری پرستش کرنے والو! ہماری چال اور ہمارے حال کو اپنی اپنی قسمتوں پر مسدود شخص ساعتوں کے حوالے سے اثر انداز ہونے کا عقیدہ رکھنے والو! کیوں شرک میں مبتلا ہوتے ہو۔ ہم تو محض تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں اور مخلوق کا کام اپنی عبادت کرنا نہیں بلکہ عبادت کرنا ہے۔" جیسا کہ سورہ رزقین میں ارشاد ہوا "الشمس والقمر بحسبان" (۵۵/۵) "ترجمہ۔ اور سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ (مخبر گردش) ہیں۔" نیز سورہ بقرہ کی ایک آیت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی کیفیت سے متعلق ایک سوال اور اس پر رسول پاک ﷺ کا جواب بھی اس ضمن میں ہمیں یوں حقیقت آشنا کرتا ہے۔ "يسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت للناس (البقرہ ۱۸۹)۔" ارج۔ ترجمہ۔

اور یہ لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمادیں کہ چاند کا گھٹنا بڑھنا لوگوں کے لیے ان کے اوقات کی تعیین ہے۔ یعنی لوگوں اور قوموں کی قسمتوں کے بننے اور بگڑنے کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لہذا اسکے منحوس ہونے کا تصور و عقیدہ، خواہ وہ (یعنی چاند) کسی حال میں ہو۔ ابتدائی تاریخوں میں ہوا انتہائی تاریخوں میں ایام گرہن میں ہو یا ایام بیض میں، بہر حال سراسر غیر اسلامی و غیر قرآنی تصور و عقیدہ ہے۔

اور اب اس گرہن سے متعلق چند احادیث ملاحظہ ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ "سورج اور چاند، خدا کی نشانوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ تو ان میں کسی کی موت سے گرہن ہوتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے۔ پس جب تم گرہن دیکھو تو خدا کو یاد کرو۔" (متفق علیہ)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب تم گرہن دیکھو تو خدا سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور خیرات کرو۔" (متفق علیہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور قیامت کا سا خوف ان پر طاری ہو گیا، پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی، جب کا قیام، رکوع اور جہدہ استقر طویل تھا کہ میں نے کبھی اتنا طویل قیام، رکوع اور جہدہ نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ نشانیاں، جنکو اللہ بھیجتا ہے نہ تو کسی کی موت کے سبب سے ہوتی ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کا نتیجہ۔ لیکن اس ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم اس قسم کی نشانوں میں سے کچھ دیکھو تو خدا سے ڈرو اور خدا کا ذکر کرو۔ دعا مانگو اور مغفرت چاہو۔" (متفق علیہ) اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند اس وقت گرہن میں آتے ہیں جبکہ دنیا کے سرداروں میں سے کوئی بڑا سردار مر جاتا ہے۔ جان لو کہ سورج اور چاند نہ تو کسی کی موت سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی پیدائش سے اور یہ دونوں بھی خدا کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں۔ خدا اپنی مخلوق میں جو چاہے تغیر کرے۔ پس ان میں سے جب کوئی گرہن میں آئے تو تم نماز پڑھو۔ اس وقت تک جب تک کہ وہ روشن نہ ہو جائے یا خداوند تعالیٰ کوئی حکم ظاہر نہ فرمادے۔" (سنن نسائی)

مندرجہ بالا تصریحات کے بعد اب آپ کے سوال کا اجمالی جواب حاضر خدمت ہے۔ چاند گرہن کو منحوس سمجھنا سراسر غلط ہے۔ اس وقت کو گزارنے کا شرعی طریقہ اوپر احادیث میں مذکور ہوا، اس پر عمل کیا جائے۔

صاحبزادہ شاہ انس نورانی صدیقی  
چیمبرمین ورلڈ اسلامک مشن، پاکستان

محترم جناب حافظ شکیل اوج صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے مزاج گرمی بخیر ہو گئے۔ روانہ کردہ "التفسیر" کے دو شمارے جنوری تا مارچ اور اپریل تا جون موصول ہوئے۔ یاد فرمائی پر شکر گزار ہوں۔ اللہ رب العزت آپ کو اسکا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کی علمی کاوش یقیناً قابل تحسین، لائق صدمبارکباد اور اہل علم کے مطالعہ کے لیے ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو انشاء اللہ آئندہ یہ رسالہ طالب علموں کے لیے بالخصوص اور اہل علم کے لیے بالعموم ایک گرانقدر اثاثہ ثابت ہوگا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ السلام کے طفیل اسے کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

والسلام

ڈاکٹر محمد حسن نقوی

ممتاز شیعہ عالم دین و محقق

Asalamu-Alaikum!

Brother Shakil Aujl

Thank you for sending me the current issue of "al-Tafseer." I recieved it on Friday. It looks very informative and thought provoking. May Allah accept your efforts. I would like to contribute some articles to this periodical. I hope to get a positive response from your side. Thanks.

Dr. Mohsin Naqvi

(مئی ۲۰۰۵ء)

جامعہ کراچی کی مجلس التفسیر نے ایک مفید سہ ماہی دینی، علمی اور تحقیقی رسالہ "التفسیر" نکالا ہے، اس کا ابھی پہلا شمارہ شائع ہوا ہے، جب یہ اپنے آغاز میں ہی اتنا ہونہار ہے تو آئندہ اس سے جو توقع بھی کی جائے وہ بے جا نہیں ہوگی، اس کے اکثر مشمولات اگرچہ پہلے کے چھپے ہوئے ہیں لیکن لوگوں کے گزرو حافض نے ان کو فراموش کر دیا تھا، اس لیے ان کو دوبارہ شائع کرنا علم و دین کی مفید خدمت ہے، اعلیٰ بانڈز کے جواز و عدم جواز پر اہل علم و محققین کے خیالات نقل کر کے مدلل ترجیحی رائے پیش کی گئی ہے، مولانا شاہ محمد جعفر نے بتایا ہے کہ جہیز کتاب و سنت اور کتب فقہ سے ثابت نہیں، یہ قبیح رسم ہندو اثر کا نتیجہ ہے، ایک مضمون میں چاروں آخر کے وہ مسائل درج ہیں جن میں شاہ ولی اللہ صاحب نے کسی ایک کی موافقت اور دوسروں کی مخالفت کی ہے، اسی طرح دوسرے مفید علمی و دینی موضوعات پر بھی پر مغز مضامین سے یہ شمارہ آراستہ ہے، ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کی درازی عمر کے لیے دعا کرتے ہیں۔

زندگی کچھ اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے  
زندگی سوز جگر ہے، علم ہے سوز دماغ  
علم میں دولت بھی ہے، قدرت بھی ہے، لذت بھی ہے  
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ  
اہل دانش عام ہیں، کیاب ہیں اہل نظر  
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا بارغ  
شیخ کتب کے طریقوں سے کشادہ دل کہاں  
کس طرح کبریت سے روشن ہو نکلی کا چراغ  
(اقبال)